اہلِ طریقت کا ترجمان

# مجلہ آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر
26

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

# شیخ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ اور وادی حمیثرۃ (مصر) میں زیارت کا شرف

افتخار احمد حافظ قادری
hafiz_iftakhar_1@hotmail.com

سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا اسم مبارک "علی"، لقب "تقی الدین"، کنیت "ابو الحسن" اور شہرت "الشاذلی" کے نام سے پائی۔ والد محترم کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب سادات حسنیہ اور والدہ محترمہ کی طرف سے سادات حسینیہ سے ملتا ہے۔

## تاریخ وجائے ولادت

اکثر مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت با سعادت 553 ہجری بلاد مغرب (مراکش) کے شمال اٹلس پہاڑیوں کے نشیبی علاقہ کے گاؤں "غماره" میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ بربر سے تھا جو فی الواقع باقی بلاد مغرب سے الگ تھا۔ سیدی ابومدین شعیب رضی اللہ عنہ اس قبیلہ کی تربیت اور راہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ سیدی ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی ابتدائی زندگی کے متعلق بہت کم لکھا گیا ہے۔ صاحب "درة الاسرار و تحفة الابرار" کے مطابق آپ کی ابتدائی پرورش اپنے گاؤں غمارہ میں ہوئی۔ قرآن پاک حفظ فرمانے کے بعد شہر فاس کے مشہور مدرسہ قرویین میں داخل ہوئے۔ آپ کے پہلے استاد سیدی ابومدین کے پیروکار سیدی عبداللہ ابن الحرزم ہیں۔ جن کی راہنمائی اور روحانی توجہ سے آپ راہ سلوک پر گامزن ہوئے اور یہ سب انہی کے فیوضات وبرکات کا اثر تھا کہ سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور کے قطب کو حاصل کرلیا تھا۔

## تلاش قطب

615 ہجری میں سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے بلاد مشرق اور بالخصوص عراق شریف کا سفر فرمایا، قیام عراق کے دوران بے شمار اولیائے کاملین سے ملاقاتیں فرمائیں اور تلاش "قطب وقت" میں سرگرداں پھرتے رہے۔ اسی دوران آپ کی ملاقات ولی کامل شیخ ابوالفتح الواسطی رضی اللہ عنہ سے ہوئی جنہوں نے آپ سے فرمایا "کہ تم یہاں قطب وقت کی تلاش میں آئے ہو جب کہ وہ تمہارے ہی ملک میں موجود ہے"۔ واپس اپنے ملک جائیں اور ان کو وہاں موجود پائیں گے۔ سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے۔ حتیٰ کہ آپ کی ملاقات ولی کامل قطب وغوث وقت سیدنا ابومحمد عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ (یا مشیش) سے ہوئی۔ حضرت سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار میں تشریف فرما تھے۔ میں نے پہاڑ چڑھنے سے قبل ہی ایک چشمہ سے غسل کیا اور اپنے "علم وعمل کو ایک طرف رکھتے ہوئے فقیر کی طرح" پہاڑ پر چڑھنا شروع کردیا۔ سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پہاڑ کے اوپر چڑھ رہا تھا اور سیدنا عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ غار سے نکل کر میری طرف آرہے تھے اور مجھ سے فرمایا "اے علی بن عبداللہ بن عبدالجبار میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میرا مکمل شجرۂ نسب ذکر کرنے کے بعد فرمایا، اے علی اتم اپنے علم وعمل سے خالی ہو کر ہمارے پاس بحیثیت فقیر آئے ہو تو اس فقر کے عوض تم نے ہم سے دنیا وآخرت کی دولت حاصل کرلی ہے"۔ پھر وہ مجھے اپنے ساتھ اوپر لے گئے، کئی روز تک میں نے آپ کے پاس قیام کیا اور آپ کی خصوصی توجہات اور فیوض و برکات سے مجھے "نور بصیرت" عطا ہوا۔ سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی قیام کے دوران میں نے آپ کے ہاں بہت سی کشف وکرامات کا بھی مشاہدہ کیا۔ ایک دن میں بارگاہ سیدنا عبدالسلام بن مشیش رضی اللہ عنہ میں بیٹھا ہوا تھا، آپ کے ساتھ آپ کا چھوٹا صاحبزادہ بھی تشریف فرما تھا اس دوران مجھے خیال گزرا کہ میں جناب شیخ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے "اسم اعظم" کے متعلق سوال کروں۔ اس خیال کا گزرنا تھا کہ وہ بچہ فوراً اٹھا اور مجھے زور سے ہلا کر کہنے لگا "یا ابا الحسن! انت اردت ان تسأل الشیخ عن اسم اللہ الاعظم" اے ابوالحسن تو سوچ رہا ہے کہ تو شیخ سے اسم اعظم کے بارے میں سوال کرے، لیکن ہونا تو یہ چاہئے تو خود کیوں نہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسم اعظم بن جائے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کا وہ "سر" (راز) پھر ایک قلب میں رکھ دیا جائے۔ اس بات پر حضرت شیخ مسکرائے کہ اس بچے نے میری طرف سے تمہارے خیال کا بھی جواب دے دیا ہے۔ پھر سیدنا عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی اتم افریقہ کی طرف کوچ کرجاؤ، وہاں پر ایک مقام "شاذلہ" میں قیام کرو، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو "شاذلی" کے نام سے پکارے گا۔ اس کے بعد شہر تیونس منتقل ہو جانا جہاں تم کو مشکلات اور شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا اور بالآخر تم نے وہاں سے دیار مصر منتقل ہو جانا ہے جہاں پر آپ کو "قطبیت" کے منصب سے نوازا جائے گا۔ حضرت سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ اپنے شیخ مکرم کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت اسفر سے پہلے مجھے وصیت فرمائیں جس پر سیدنا عبدالسلام مشیش رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے علی! "اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَالنَّاسُ النَّاسُ" اللہ اللہ ہے، اور لوگ لوگ ہیں۔ ان کے ذکر سے اپنی زبان کو بچانا، خداوند تعالیٰ کی یاد کو ہر لحہ اپنے دل میں بسائے رکھنا۔ لوگوں پر توکل کرنا چھوڑ دو، اپنے فرائض کی پابندی کرو، خداوند تعالیٰ کی راہنمائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوگی، لوگوں کی طرف توجہ مت کرنا حتیٰ کہ تمہیں خداوند تعالیٰ کی طرف سے ایسا کرنے کا حکم نہیں ملتا، اے علی! خداوند تعالیٰ نے تمہیں منصب ولایت کیلئے مخصوص کرلیا ہے اور پھر یہ دعا پڑھنے کا حکم دے کر الوداع فرمایا۔ "اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ میں لوگوں کیلئے آرزومند اور ان کی طرف راغب نہ ہوں، مجھے ان کے شر سے دور رکھ، مجھے ان کی خیر کے بدلے اپنی خیر عطا فرما، مجھے ان سے الگ

تھلگ رکھ، بے شک تو ہر چیز پر قادر و غالب ہے"۔

## درُود شریف کی برکات

حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ راہ تصوف کی ابتداء میں ایک مرتبہ میں جنگل میں گھوم رہا تھا ایک ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہاں بہت زیادہ جنگلی جانور تھے۔ انہوں نے مجھ پر غرانا شروع کر دیا۔ پس میں اس جگہ سے اٹھا اور ایک اونچی جگہ پر جا بیٹھا اور کہا کہ خدا کی قسم اب میں رسول اللہ ﷺ پر درُود پاک پڑھوں گا کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اگر دس گنا مجھ پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت ہے تو میں اس کی حفاظت میں رات گزاروں گا۔ میں نے اس پر عمل کیا اور پھر کسی چیز سے نہ ڈرا اور نہ ہی کسی چیز نے مجھے ساری رات نقصان پہنچایا، صبح نماز فجر کی ادائیگی کیلئے وضو کرنے پانی کے تالاب کے پاس گیا جہاں تیتروں کا ایک ڈھیر تھا جو شدت سے پھڑ پھڑا رہے تھے جس کی وجہ سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا میں پیچھے مڑا ایک غیبی آواز کو سنا اے علی! تم نے غراتے ہوئے جانوروں کے درمیان اللہ کی حفاظت میں رات گزاری اور اب اپنے نفس کے ہمراہ تیتروں کی پھڑ پھڑاہٹ سے خوفزدہ ہو گئے ہو۔

## شہرتِ "لقب شاذلی"

حضرت ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی "اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے "شاذلی" شہرت کیوں عطا فرمائی؟ جبکہ میں اہل "شاذنے" سے تو نہیں ہوں جس پر رب تعالیٰ نے فرمایا اے علی! میں نے تجھے شاذلہ کی نسبت سے شاذلی نام نہیں دیا بلکہ اِنَّمَا اَنْتَ الشَّاذُّ لِیْ (یَعْنِیْ اَلْمُفْرِدُ لِخِدْمَتِیْ وَ صُحْبَتِیْ) تو تو وہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو لوگوں سے صرف "میرے لئے" الگ تھلگ کر لیا ہے۔

## لوگوں کی طرف ظاہر ہونے کا حکم

حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تکمیل مدت خلوت نشینی کے کچھ عرصہ بعد مجھے حکم ملا کہ اے علی! اب لوگوں کی طرف رجوع کرو انہیں تم سے فائدہ حاصل ہو۔ جس پر آپ نے فرمایا اے میرے پروردگار! مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں لوگوں میں شامل ہو سکوں مجھے لوگوں سے بچاؤ، دوبارہ پھر کہا گیا نیچے چلے جاؤ امن و سلامتی تمہارے ہمراہ ہو گی۔ جس پر آپ نے جواب دیا اے پروردگار کیا مجھے تم لوگوں کے درمیان اس لئے چھوڑ رہا ہو کہ میں ان پر تکیہ کروں اور ان کی دولت میں سے کھاؤں پھر کہا گیا کہ اے علی! خرچ کرو میں دینے اور بھرنے والا ہوں۔ اگر چاہو تو جیب سے اور اگر چاہو تو غیب سے خرچ کرو۔

## سفر حج اور مدینہ شریف حاضری

حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قاہرہ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد حجاز مقدس کیلئے روانہ ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں حج کے تمام مناسک ادا کرنے کے بعد شہر رسول ﷺ کی جانب روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حرم نبوی ﷺ کے باہر دروازے پر اس حال میں آ کر کھڑے ہو گئے کہ ننگے سر اور ننگے پاؤں، صبح سے لے کر دوپہر تک کھڑے رسول اللہ ﷺ سے اندر جانے کی اجازت طلب فرماتے رہے۔ جب اس حکمت کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ سے اجازت لینا ضروری ہے اور اس بات پر قرآن پاک کی سورۃ الاحزاب آیت نمبر 53 گواہی دیتی ہے کہ "اے ایمان والو! اس وقت تک نبی پاک ﷺ کے گھر مبارک میں داخل نہ ہو حتیٰ کہ آپ کو اس کی اجازت نہ مل جائے" پھر سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے روضۂ نبویہ ﷺ کے اندر سے آواز سنی کہ اے علی! داخل ہو جاؤ۔ جس پر آپ حاضری اور سلام کیلئے حرم نبوی میں داخل ہوئے۔

## قیام تیونس و سیدنا ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ سے ملاقات

سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حجاز مقدس میں قیام کے بعد براستہ مصر آپ دوبارہ تیونس تشریف لائے۔ یہاں ایک طویل عرصہ قیام فرمایا اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ، سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک ایسے نوجوان شخص کو لے آئے جو ان کی مقدس نسبت، منصب کے وارث اور جانشین بنے۔ یہ عظیم شخصیت قطب وقت سیدنا ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ تھے۔ جب ان سے ملاقات ہوئی تو سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقیقت میں مجھے یہ شخص ہی واپس تیونس لے کر آیا ہے۔

## سیدنا ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ اور سیدی ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی ملاقات

قطب وقت سیدنا ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ سے اپنی پہلی ملاقات کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ میں جب مریہ (اندلس، سپین) سے تیونس پہنچا تو اس وقت میں عالم شباب میں تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے حضرت ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر سنا بلکہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ آؤ حضرت ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں میں نے اس کو جواب دیا کہ نہیں، اس بارے میں پہلے استخارہ کر لوں۔ سیدنا ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کو استخارہ کرنے کے بعد جب سویا تو میں نے دیکھا کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ رہا ہوں اور جب اس پر پہنچ گیا تو وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس کے سر پر ایک سبز ٹوپی ہے اور وہ درمیان میں بیٹھا ہوا ہے جب میں نے اسے دیکھا تو اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا "عشرت علی خلیفۃ الزمان" کہ میں نے خلیفہ وقت کو حاصل کر لیا۔ صبح کی نماز کے بعد وہ شخص پھر میرے پاس آیا جس نے مجھے حضرت شیخ کی زیارت کی دعوت دی تھی۔ میں اس کے ساتھ چل پڑا جب ہم بارگاہ سیدنا ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے تو میں نے پہاڑ پر جس شخص کو دیکھا ان کو اسی

صورت میں پایا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا "عشرت علی خلیفۃ الزمان" کہ مجھے زمانے کا خلیفہ مل گیا ہے۔ سیدنا ابو العباس المرسی رضی اللہ عنہ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور آپ کی خدمت کو اپنے اوپر لازم فرمالیا۔ سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلوک و تصوف کی تمام منازل طے کروائیں۔ اسی تربیت و توجہ کا نتیجہ تھا کہ آپ مقام قطبیت پر فائز ہوئے۔

## مصر کی جانب ہجرت کا حکم

حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو العباس المرسی رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور تکمیل قیام تیونس پر ایک رات مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت مبارکہ کا شرف حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا "یا علی انتقل الی الدیار المصریۃ" اے علی! دیار مصر کی جانب ہجرت کر جاؤ۔ سیدنا ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ حکم ملا تو شدید گرمی کا موسم تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی "یا سیدی یا رسول اللہ الحر شدید" یارسول اللہ ﷺ شدید گرمی ہے جس پر آپ ﷺ نے فرمایا "اخاف العطش" جاؤ بادل تم پر سایہ کریں گے۔ پھر سیدنا ابوالحسن الشاذلی ﷺ نے فرمایا "اخاف العطش" شدت پیاس کا ڈر ہے۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ان السماء تمطر کم کل یوم امامکم" جاؤ تمہارے سامنے ہر روز آسمان سے بارش ہوا کرے گی۔ سیدنا ابو العباس المرسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے اس سفر مقدس میں 70 کرامات و تحائف کی بشارت دی۔ پس میں نے اپنے اصحاب کو سفر پر روانہ ہونے کی ہدایت کی اور تمام تیاریوں کے بعد اپنے جملہ احباب اور بالخصوص ولی کامل الشیخ ابو علی السماط رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مصر کی جانب روانہ ہوئے۔ حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ جب اسکندریہ شہر میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کا شاندار استقبال ہوا اور اپنے مرشد کریم کے ارشاد کے مطابق اسکندریہ میں مستقل سکونت اختیار فرمائی اور پھر ایک جہاں کو واصل الی اللہ کیا جو کوئی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے در اقدس پر آتا آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہر آنے والے کو کھلے دل سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے خزانوں میں سے عطا فرماتے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں دیار مصر میں داخل ہوا تو مجھ سے کہا گیا یا علی! ذھبت ایام المحن واقبلت ایام المنن اے علی! سختی اور مشکل کے ایام رخصت ہوئے اور خیر و برکت والے ایام شروع ہوئے۔

## بارگاہ سید کائنات ﷺ میں سیدی شاذلی رضی اللہ عنہ کی مقبولیت

حضرت شیخ ابو عبداللہ الشاطبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ہر حاجت میں سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کیا کرتا تھا۔ مجھے اپنے مقصد میں کامیابی ہو جایا کرتی۔ ایک مرتبہ خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کہ میں بارگاہ خداوندی میں سیدی ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں تو میری دعا قبول ہو جاتی ہے کیا میرے اس عمل سے کہیں آپ ناراض تو نہیں جس پر سرکار مدینہ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا ابوالحسن میرا حسی اور معنوی بیٹا ہے اور بیٹا اپنے باپ کا جز ہوتا ہے لہٰذا جز کا وسیلہ پکڑ کر اس نے کل کا وسیلہ بنایا تو درحقیقت وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور مجھے ہی وسیلہ بنا رہا ہے۔

## ولی عالمین میں رحمت ہوتا ہے

واقف اسرار و خفی و جلی سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو میں نے عرض کیا "یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ ادع اللہ ان یجعلنی رحمۃ للعالمین" یارسول اللہ ﷺ آپ بارگاہ خداوندی میں دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عالمین کیلئے رحمت بنا دے۔ جس پر نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی! یہی تو وہ ہے کہ "الولی رحمۃ فی العالمین" کہ ولی دونوں جہانوں میں رحمت ہوتا ہے۔

## کوائف وصال حضور سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ و خلافت و جانشینی

حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں سرزمین مصر میں داخل ہوا تھا تو اس وقت میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ اے باری تعالیٰ! آپ نے مجھے بلاد قبط میں سکونت اختیار کروائی تا کہ بعد از وصال میرا گوشت اور ہڈیاں اسی قبطی قدم کے گوشت اور ہڈیوں میں حل ہو جائے تو رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اے علی لعل تدفن ارضاً لم یعص اللہ علیھا قط آپ کا مدفن تو اس سرزمین میں ہوگا کہ جہاں پر کبھی بھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا ہوگا۔

سیدی ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کے خادم خاص سیدی ماضی بن سلطان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس سفر حج میں آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ اس سفر کی تیاریوں کے دوران آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس مرتبہ اپنے سامان میں کدال اور کفن بھی رکھ لیا جائے تا کہ اگر ہم میں سے کوئی بھی فوت ہو جائے تو اسے دفنایا جا سکے (اس سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی وفات مبارکہ کی طرف ایک اشارہ ملتا ہے کیونکہ اولیائے کرام کاملین سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی)

حضرت ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں بیمار ہوا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں التجا کی اے رب العالمین! آپ سے کب ملاقات ہوگی؟ تو جواب ملا کہ اے علی! جب تو حمیثرہ (ایک وادی کا نام ہے جو صحرائے عذاب میں واقع ہے) پہنچے گا تو پھر ملاقات ہوگی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میں ایک پہاڑ کے دامن میں دفن ہو رہا ہوں جس کے نزدیک کھاری پانی کا ایک کنواں ہے اس کا پانی میٹھا اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

السیدی الشاذلی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور وقت کے ولی کامل حضرت

شیخ شرف الدین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک یتیم بچہ رہتا اور پڑھا بھی کرتا تھا جب ہم نے سفرِ حج کا ارادہ کیا تو اس بچے نے ہمارے ساتھ سفر کا شوق ظاہر کیا۔ اس کی والدہ بھی آئی اور اس نے حضرت شیخ سے درخواست کی کہ حضرت میرے اس بیٹے پر بھی نگاہ رکھنا۔ جس پر سیدی ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ انشاء اللہ اس پر ہماری نظر **حمیثرہ** میں ہوگی۔ سفرِ حج شروع ہوتا ہے اور یہ قافلہ خشک و مجبت منازل طے کرتے ہوئے صحرائے عذاب میں داخل ہوتا ہے (حیرانی ہوتی ہے کہ 800 سال قبل کس طرح یہ قافلے صحراء عبور کرتے ہونگے 800 سال گزرنے کے بعد بھی جب اپریل 2006ء میں ہمیں اس صحراء سے گزرنے کا اتفاق ہوا تو زندگی کی کوئی سہولت بھی نظر نہ آئی حتیٰ کہ چرند، پرند، پانی و سبزے کا بھی نام ونشان تک نہیں) صحرائے عذاب میں داخل ہونے کے بعد سیدی الشاذلی رضی اللہ عنہ اور وہ بچہ دونوں بیمار ہوگئے اور **وادیٔ حمیثرہ** سے ایک منزل قبل وہ بچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔ احباب نے اسی مقام پر دفنانا چاہا لیکن سیدی الشاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو **حمیثرہ** تک اپنے ساتھ اٹھائے لئے چلو۔

## وادیٔ حمیثرہ کا اول مدفون

سیدی شاذلی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں یہ قافلہ مبارک وادیٔ حمیثرہ میں داخل ہوتا ہے پہنچنے کے بعد اس بچے کو غسل دیا گیا سیدی شاذلی رضی اللہ عنہ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی پھر اس کو دفن کر دیا گیا اور یوں وادیٔ حمیثرہ میں دفن ہونے والا یہ پہلا بچہ تھا کہ جس کے بارے میں حضور شاذلی رضی اللہ عنہ نے خود ارشاد فرمایا تھا کہ یکون نظرنا علیہ ان شاء اللہ حمیثرۃ انشاء اللہ اس پر ہماری نظر حمیثرہ میں ہوگی۔ یقیناً آج بھی وہ مبارک بچہ حضور شاذلی رضی اللہ عنہ کی نگاہوں میں موجود ہے۔ ہمیں اس ازلی سعادت مند اور خوش نصیب بچے کی ظاہری قبر مبارک بھی نظر آجاتی تو اس کو ہی چوم لیتے جو آج بھی سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی نگاہوں میں ہے لیکن وہاں کے منتظمین اور خطیب مسجد سیدنا الشاذلی رضی اللہ عنہ بھی ہمیں اس بچے کی قبر کا نہ بتلا سکے۔ یا اللہ تبارک و تعالیٰ کا اپنا الگ ہی ایک معاملہ ہے کہ جس کو چاہے جب تک چاہے اسے عالمِ اخفا میں رکھے۔

## متبرک کنواں

حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ میں ایک پہاڑ کے دامن میں دفن ہو رہا ہوں جس کے نزدیک کھاری پانی کا کنواں ہے اس کا پانی میٹھا اور زیادہ ہو جاتا ہے اور اب اس خواب کی عملی تعبیر پوری ہونے والی ہے اور حضور شاذلی رضی اللہ عنہ کی ایک اور کرامت ظاہر ہوا چاہتی ہے۔ تمام ضروری کاموں سے فراغت کے بعد حضور شاذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کنوئیں سے پانی کا ایک برتن بھر کر لاؤ احباب نے عرض کیا حضور اس کنوئیں کا پانی کڑوا اور کھاری ہے اور جبکہ ہمارے پاس اسکندریہ سے لایا ہوا میٹھا پانی موجود ہے۔ جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میرا مطلب نہیں سمجھ سکے یہ کوئی اور معاملہ ہے۔ پھر اسی کنوئیں سے پانی لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ پانی اپنے دہن مبارک میں رکھنے اور لعاب مبارک لگنے کے بعد اس کو دوبارہ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ اب اس برتن والے پانی کو واپس کنوئیں میں انڈیل دو جیسے ہی وہ پانی کنوئیں میں ڈالا گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے فوراً ہی وہ کھاری پانی میٹھے اور برکت والے پانی میں تبدیل ہوگیا اور ایک طویل عرصہ تک لوگ اس بابرکت پانی سے مستفیض ہوتے رہے۔

## اس بابرکت کنوئیں کی موجودہ صورت حال

بحمد اللہ یہ بابرکت کنواں اب بھی موجود ہے (بندہ ناچیز کی کتاب "زیارات مصر" کے حصہ تصاویر میں اس کنوئیں کی زیارت کر سکتے ہیں) اور ہمیں بروز جمعۃ المبارک 14 اپریل 2006ء بعد از نماز جمعہ شریف منتظمین اور امام و خطیب صاحب کی موجودگی میں اس متبرک کنوئیں کی زیارت کا شرف حاصل ہوا لیکن اس کے میٹھے پانی سے مستفیض نہ ہو سکے کیونکہ مرورِ زمانہ اور موسمی تغیر و تبدل کے سبب اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کے نتیجے میں اس وقت ظاہری طور پر یہ کنواں متروک ہو چکا ہے گو کہ اس کے پانی کے اثرات زیرِ زمین تو بہت زیادہ ہیں اور صرف خانقاہ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کے احاطہ میں چند میٹر ہی کھدائی کی جائے تو پانی نکل آتا ہے مسجد سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کو بہت بڑا کیا جا رہا ہے اور خطیب صاحب ہمیں اس مقام پر بھی لے گئے جہاں اس عظیم مسجد کیلئے بنیادیں کھودی ہوئی تھیں۔

## وصال حضور سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ

تمام ضروری اور ظاہری کام سرانجام دینے کے بعد حضور سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ ساری رات متوجہ الی اللہ و ذکر اللہ میں مصروف رہے اور عین سحری کے وقت آپ رضی اللہ عنہ نے سکوت اختیار فرمایا احباب کو خیال گزرا کہ شاید آپ کو نیند آگئی ہے حالانکہ

عجبا للمحب کیف ینا
وکل نوم علی المحب حرام

یہاں نیند کا کہاں سوال پیدا ہوتا ہے اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ جس کا خود رب تعالیٰ نے ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ سے وعدہ فرمایا تھا کہ "**حمیثرہ**" میں ہماری ملاقات ہوگی۔ احباب نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو حرکت دی تو معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ خداوندی میں ملاقات کیلئے حاضر ہو چکے ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم حضرت سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور عین اشتاق کرام کی عمر یعنی 63 سال اس دنیا فانی میں گزار کر 6 شوال 656 ہجری کو وصال فرمایا اور بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہو گئے۔

## کوائف بعد از وصال

حضور سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ نے قبل از وصال اپنے داماد و خلیفہ اعظم و جانشین سیدنا ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ کو مطلع فرما دیا تھا کہ وصال کے بعد ان کے جسم اقدس کو ایک نقاب پوش آدمی جو گھوڑے پر سوار ہوگا اس کو دے دیا جائے اور وہ تمام کام سرانجام دے کر واپس آپ کو دے جائے گا اور اس نقاب پوش کا تعاقب بھی نہ کیا جائے۔ بعد از وصال اسی طرح ہوا کہ جس طرح حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا تھا۔ تاہم حضرت سیدنا ابوالعباس رضی اللہ عنہ نے بتقاضائے محبت بشری اس نقاب پوش کا پہاڑی تک تعاقب کیا تو اس نقاب پوش نے چہرے سے نقاب ہٹا کر پیچھے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ میں نے آپ کو منع نہیں کیا تھا آپ واپس وادی کی طرف لوٹ جائیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ واپس وادی کی طرف لوٹ آئے۔ بعد ازاں آپ رضی اللہ عنہ کے جسم اطہر کو وادیٔ حمیثرہ کے پہاڑ کے دامن میں دفنایا گیا۔ جہاں اس وقت انتہائی خوبصورت اور پر کیف مزار مبارک موجود ہے۔ ساتھ ہی ایک خوبصورت مسجد بھی ہے جس کا نام "مسجد سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ" ہے۔ بحمد اللہ اس میں ایک جمعۃ المبارک ادا کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ ایک لنگر خانہ بھی ہے جس میں ہر خاص و عام کو لنگر ملتا ہے۔ زائرین اکثر حاضری کیلئے تشریف لاتے رہتے ہیں اور بالخصوص جمعۃ المبارک والے دن انتہائی زیادہ رش ہوتا ہے۔

## بارگاہ حضور سیدنا شاذلی رضی اللہ عنہ میں حاضری کا شرف عظیم

بحمد اللہ اس ناچیز کو اپنے دو احباب کے ہمراہ زیارات مصر اور بالخصوص بارگاہ سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ میں حاضری کا شرف عظیم حاصل ہوا اور میں یہ بات نہایت عجز و انکساری اور پورے وثوق کے ساتھ تحریر کر رہا ہوں کہ بحمد اللہ پاکستان سے جو چند احباب اس عظیم و مقدس مقام پر حاضری کا شرف حاصل کر چکے ہیں ان خوش نصیبوں میں ہمارا بھی شمار ہوتا ہے۔ اگر ظاہری دنیاوی اسباب میسر ہوں تو ضرور اس عظیم و مقدس مقام پر حاضری کا شرف حاصل کریں اور حضور سیدنا ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں آجائیں ایک بہت بڑی علمی شخصیت نے مجھے ایک بار یہ جملہ کہا تھا جو آج تک میرے ذہن میں محفوظ ہے کہ "حافظ صاحب مجھے یہ تو پتہ نہیں کہ آپ کی ان بزرگوں سے ملاقات ہوتی ہے یا نہیں لیکن وہ بزرگ ضرور آپ کا خیر مقدم کرتے ہوں گے"۔

زیارات قاہرہ کے بعد بروز جمعرات 13 اپریل 2006ء بعد از نماز عشاء ایک پرائیویٹ گاڑی میں سوار ہو کر قاہرہ سے وادیٔ حمیثرہ کی جانب روانہ ہوئے ساری رات سفر کرتے رہے اور صبح تقریباً 8 بجے مرسی علم پہنچے کچھ دیر آرام کیا ناشتہ وغیرہ کیا اور گاڑی میں پیٹرول ڈلوانے کے بعد مرسی علم سے وادی حمیثرہ (150 کلومیٹر) کی جانب روانہ ہوئے۔ یہ سارا علاقہ صحرائے شرقی کہلاتا ہے۔ ایسا صحراء کے اللہ اللہ تمام راستے میں سوائے ریت اور طوفان کے کوئی چیز نظر نہ آئی لیکن بحمد اللہ اس وقت مرسی علم سے وادیٔ حمیثرہ تک بہترین سڑک بن گئی ہے جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ اس کام کا سہرا سابق شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمد رحمۃ اللہ علیہ سر ہے۔ میں اس سارے راستے میں ان خیالوں میں گم رہا کہ یا اللہ آج کے اس جدید اور تکنیکی دور میں جبکہ سفر کی اعلیٰ سہولتیں میسر ہیں تب بھی اس مقام پر پہنچنا نہایت ہی مشکل کام ہے کہ ہم مسلسل 14 گھنٹوں سے پرائیویٹ کار میں سفر طے کر رہے ہیں اور سفر ہے کہ جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتا خیر بقول حضرت بابا بلھے شاہ "عشق کی منزلیں تو واقعی مشکل ہی ہوتی ہیں" بحمد اللہ یہ طویل ترین سفر سیدنا ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی یاد مبارک میں جاگ کر ہی گزارا کیونکہ۔

ان مین میں نیند کہاں ہے جن مین میں پیا سمائے

800 سال قبل جب اس لق و دق صحراء میں سڑک کا وجود بھی نہ تھا اور ہر وقت ریتلے طوفان چلا کرتے تھے تو پھر یہ قافلہ عشق و مستی کس طرح یہ کٹھن منازل طے کرتے ہوں گے تو فوراً ذہن میں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ولی کامل حضرت امام جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ کا وہ واقعہ جو "طے الارض" سے متعلق ہے۔ آیا تو مسئلہ اس طرح حل ہوا کہ یہ معاملہ ہی اور ہے انہی خیالوں میں گم تھا کہ گاڑی وادیٔ حمیثرہ شریف میں داخل ہو گئی۔ ایک چھوٹی سی خوبصورت بستی جو چند ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے حضور شاذلی رضی اللہ عنہ کی نگاہ کرم میں رہتی ہے۔ گاڑی سے اترے تازہ وضو کیا اور بارگاہ بے کس پناہ حضور سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ میں پہلا سلام پیش کرتے ہی سفر کی ساری تھکاوٹ یکسر دور ہو گئی۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا اور ربیع الاول شریف کا دوسرا ہفتہ شروع ہو چکا تھا۔ پہلی اذان ہو چکی تھی منتظمین حضرات نے کہا کہ پہلے جمعہ شریف ادا کر لیں۔ ساتھ ہی مسجد سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی خوبصورت مسجد میں چلے گئے مسجد تقریباً بھر چکی تھی۔ لہٰذا مہمان ہمیں اگلی صفوں میں بٹھایا گیا کچھ ہی دیر میں خطیب صاحب تشریف لائے جنہوں نے نہایت ہی خوبصورت اور پیارے انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک بیان فرمایا اور پھر حضور سیدنا ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے بعد نماز جمعہ کی امامت کروائی۔ اس کے بعد ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا خطیب صاحب سے ملاقات کی اور اپنے ساتھیوں کا بھی تعارف کروایا۔ اپنی کتب پیش کیں پھر خطیب صاحب سے عرض کیا کہ ہم پاکستان سے حضور سیدنا الشاذلی رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کیلئے چادریں لے کر آئے ہیں وہ آپ کے ہمراہ پیش کرنا چاہتے ہیں خطیب صاحب نے کہا نہیں آپ ان کے مہمان ہیں سب سے پہلے میرے ساتھ چلیں اور کھانا کھاتے ہیں اور ان کے ہمراہ ان کی رہائش گاہ چلے گئے۔ جہاں انہوں نے ہمیں کھانا کھلایا ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی۔ پھر ان کے ہمراہ اور دیگر منتظمین کے ساتھ بارگاہ سیدنا ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خصوصی توجہات سے کہ خطیب و متولی صاحب نے خصوصی طور پر جناب حضور شاذلی رضی اللہ عنہ کی ضریح مبارک کا دروازہ کھلوایا اور ہمیں اندر جا کر حاضری اور چادریں پیش کرنے کا شرف عطا فرمایا در حقیقت آپ رضی اللہ عنہ خود ہی ہم جیسے گناہ گاروں کو اپنی محبت اور خصوصی اعزازات سے نواز رہے تھے جیسے ہی ضریح مبارک کے اندر حاضر ہوئے تو قبر مبارک سے ایسی اعلیٰ خوشبو آئی جس کو آج تک نہیں بھلا سکے۔ پھر خطیب و متولی صاحب

﴿بقیہ صفحہ نمبر 25 پر ملاحظہ فرمائیں﴾

## ﴿بقیہ سیدنا ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ﴾

نے آپ رضی اللہ عنہ کی قبر انور سے ایک چادر بھی عنایت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی قبر انور کو بوسہ دیا آپ رضی اللہ عنہ کا شکریہ ادا کیا باہر آئے منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا اور خطیب صاحب کو الوداعی سلام کہنے کیلئے حاضر ہوئے۔ انہوں نے چائے سے تواضع فرمانے کے بعد ہمیں اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ان مقامات مقدسہ اور ملک مصر کی دوسری زیارات کی تفصیل کے لیے سفرنامہ زیارات مصر کے حصول کے لئے اس موبائل نمبر (0344-5009536) پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔